https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدایت الشیعہ

مؤلف

علامہ مولانا ابو الیاس امام الدین کوٹلی سیالکوٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غرضِ تالیف

آج کل جو اسلام کو زوال آ رہا ہے وہ مسلمانوں کی غفلت سے آ رہا ہے اگر مسلمان اسلام پر مضبوط رہتے تو کبھی تنزل کا منہ نہ دیکھتے جو شخص میٹھی نیند سو جاتا ہے وہی اپنا گھر لٹا دیتا ہے۔

جسدے گھر نوں چور چوطرفوں چاہوں سن لگائی
اوہ کیوں غفلت کرے نکارا، نیندر کیونکر آئی

سبب غفلت کا صرف یہی ہے، کہ خدا پر پورا ایمان نہیں اگر ہے تو خدا کو اب عاجز سمجھ رکھا ہے، حالانکہ خدا ہی طاقت کا مالک ہے پارہ ۲۰ رکوع آخر

جس طاقت سے اس نے قوم نوح کو تباہ کیا تھا،
جس طاقت سے اس نے قوم لوط کو پتھروں سے اوڑایا تھا،
جس طاقت سے اس نے قوم عاد کو فنا کیا تھا،
جس طاقت سے اس نے قارون کو زمین میں دھنسا دیا تھا،
جس طاقت سے فرعون کو معہ لشکر پانی میں غرق کر دیا تھا،
جس طاقت سے حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کی قوم کو مسخ کر دیا تھا
خدا نے اپنی طاقت کو اپنی کلام میں بیان فرمایا:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا...... الخ: پارہ ۲۰ رکوع آخر۔

یعنی کہہ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کو قدرت ہے کہ بھیجے عذاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم پر تمہارے اُوپر یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا ٹھہرائے تم کو فرقے فرقے،

جب یہ آیت اُتری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت فکر لاحق ہوا، آپ نے دُعا فرمائی جیسا کہ آپ خود اِرشاد فرماتے ہیں:

سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً (مشکوۃ)

یعنی مَیں نے تین دُعائیں مانگیں دو قبول ہو گئیں، ایک کی اجازت نہ ہوئی۔

وہ یہی دعائیں تھیں کہ خُدایا میری اُمّت کو تلے اُوپر کے عذاب سے بچانا اور میری امت کی صُورتیں بھی مسخ نہ ہوں، یہ دونوں قبول ہوئیں، جب مَیں نے عرض کیا کہ خدایا میری اُمّت میں اختلاف نہ ہو تو خدا نے فرمایا کہ یہ نہ کہو!

پس مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہو کہ عذابِ دُنیا تین قسم پر ہے،

عذابِ زیر و بالا مسخ یہ دونوں بہ سبب مانگنے دُعا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موقوف ہوئے، ایک تفرقہ باقی رہا جو آج کل نمودار ہو رہا ہے۔

کوئی خُدا کا منکر مثل دہریہ کے،

کوئی رسُول کا منکر مثل چکڑالوی کے،

کوئی خلفاء ثلاثہ کا منکر مثل شیعہ کے،

کوئی ائمہ اربعہ کا منکر مثل وہابیوں کے،

کسی نے خدائی نبی بنالی مثل قادیانی کے،

یہ کیوں ہوا اس لئے کہ لوگوں نے اسلام کو چھوڑ دیا، اور تفرقہ کے عذاب کے مستحق ہو گئے۔

غرضیکہ تفرقہ بھی ایک عذاب ہے، جس کو خدا نے شیعہ کے نام سے موسوم کیا ہے جو آج کل مثل وباء کے پھیل رہا ہے، خدا تعالیٰ اس عذاب سے مسلمانوں کو بچائے آمین!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر کوئی تقدیریا اسلامی کام کرتا بھی ہے،تو پورا نہیں کرتا اگر نماز ہے تو وہ بھی کم کردی،ایک فرقہ نے نفل چھوڑ دیے ،ایک فرقہ نے سنتیں بھی چھوڑ دیں ،ایک امام حسین کے عاشق انہوں نے فرض بھی چھوڑ دیے اور کہا کہ یہ ظاہری نماز کا کہیں حکم نہیں ،باطنی نماز ہی ہے،داڑھی چٹ' موچھیں چوہے کی طرح دراز' بھنگ چرس خوراک' خدا ورسول کا حکم پسِ پُشت ڈال دیا' خود بھی گمراہ ہوئے لوگوں کو بھی گمراہ کیا،جاہل لوگ جو پہلے ان سے بیزار تھے فوراً مان کر شیعہ نام رکھ لیتے ہیں اور بجائے السلام علیکم' یا علی مدد کہنا شروع کر دیتے ہیں' ان سادہ لوگ مسلمانوں کے لئے یہ چند حُروف لکھتا ہوں کہ مسلمان بے چارے اس وباءِ شیعہ مذہب سے بچ جائیں۔

مَیں ان لوگوں کے عقیدہ کو قرآن ہی سے رد کروں گا،کیوں کہ حدیثوں کی بابت یہ فرقہ کہہ دیتا ہے کہ جُھوٹ ہے،چونکہ عوام کے پاس کتابیں نہیں ہوتیں ،نہ وہ پڑھنا جانتے ہیں،اس لئے حدیثیں پیش کرنی کارگر نہیں ہوتیں،اب میں بطور سوال وجواب کے شیعہ واہلِ سنت کی سُرخی سے لکھوں گا۔

شیعہ: السّلام علیکم کہنا سنیوں کی علامت ہے' ہمارے پاک مذہب میں یا علی مدد ہے

اہلِ سنت: حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کو خُدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا جَآءَ کَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ، پارہ ۷، رکوع ۱۱،

یعنی جب تمہارے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایمان والے لوگ آئیں تو ان کو السلام علیکم کیا کرو،اس پر خدا تعالیٰ رحمت نازل فرمائے گا۔

معلوم ہوا کہ بوقتِ ملاقات السّلام علیکم کہنا خداوندی ارشاد ہے۔
جس کو شیعہ لوگ عمداً ترک کرتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن شریف پارہ ۱۸، رکوع ۱۳ میں خدا کا حکم ہے کہ جب تم گھر میں داخل ہو تو اپنی جانوں پر السلام علیکم کہا کرو۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً.

جب تم داخل ہو اپنے گھروں میں تو اپنی جانوں پر سلام کیا کرو یعنی اپنے دین والوں پر (اس لئے کہ سب ایمان والے ایک جان کی مثل ہیں) سلام کہنا اللہ کی طرف سے دعا ہے بڑی برکت والی پاک۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ جب اپنے دین والا ملے تو السلام علیکم کہا کریں، جو خدا تعالیٰ کے فرمان کو ترک کرے اس کی بجائے یا علی مدد کہے وہ بے شک خدا کا منکر بے دین ہے۔

قرآن شریف پارہ ۱۸ رکوع ۹ میں حکم ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَهْلِهَا.

اے ایمان والے لوگو! غیر کے گھروں میں نہ داخل ہو، یہاں تک کہ اجازت حاصل کر لو اور اس گھر والوں پر سلام بھی کرو،

یہ نہیں فرمایا: کہ غیر کے گھروں میں جا کر یا علی مدد کہو! جو شخص بجائے السلام علیکم کے یا علی مدد کہے وہ خدا کی کلام کو بدلنے والا ہے خدا کی اس پر لعنت ہے۔

پارہ ۵، رکوع ۳، آیت:

مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ط وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ.

یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدلتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور لیکن اللہ نے ان پر لعنت فرمائی۔

پڑھو خدا ان پر لعنت کرتا ہے، جنھوں نے قرآنِ مجید کو بدل ڈالا بجائے السلام علیکم یا علی مدد مقرر کرلیا ہے۔

جنّت: کے فرشتے جب جنتی لوگوں کو دیکھیں گے کہیں گے:

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ. پارہ ۲۴، رکوع ۴

تم پر سلام ہو تم اچھے ہوئے تو داخل ہو جاؤ باغوں میں ہمیشہ کے لئے۔

اس میں بھی وقتِ ملاقات السلام علیکم کہنا ہی ثابت ہوا جن کو شیعہ لوگ عمداً ترک کرتے ہیں،

اگر کوئی اجنبی شخص آجائے اگر وہ السلام علیکم کہے تو اس کو مومن جانو!

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا. پارہ ۵، رکوع ۹،

جو تم پر السلام علیکم کہے تم اس کو یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔

پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایمان دار کی پختہ نشانی ہے کہ وہ السلام علیکم کہا کرے، اگر یہ نہ کہے تو اسے کون مومن کہہ سکتا ہے؟

شیعہ: داڑھی کتا کر مونچھیں دراز رکھنی چاہئیں کیوں کہ یہ شاہ پر ہیں۔

اہلِ سنت: تم اس لئے یہ کام کرتے ہو کہ مسلمانوں کی مخالفت کی جائے ورنہ حضرت علی نے داڑھی شریف کتائی، نہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلکہ شیعہ لوگوں کے بوڑھے مولوی بھی نہیں کتاتے۔

خاص کر شیعہ جب جوانی سے ڈھل جاتے ہیں، تو داڑھی رکھ لیتے ہیں، جوانی دکھانے کے لئے داڑھی کتاتے ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور حضرت علی کا نام بدنام کرتے ہیں، انہوں نے داڑھی تو بوڑھے ہونے
تک نہیں کٹائی، چنانچہ انہی کی کتاب اطواق الحمایت میں لکھا ہے:

ثُمَّ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِہٖ وَھِیَ بَیْضَاءُ.

یعنی داڑھی اتنی تھی کہ پنجہ میں آ سکتی تھی، اور سفید تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جب کوہِ طور پہاڑ سے واپس آئے تو حضرت
ہارون پر غصہ ہوئے اور داڑھی پکڑ لی، تو حضرت ہارون نے کہا:

یَا ابْنَ اُمَّ لَاتَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ. پارہ ۱۶ ع ۱۳،

اے میری ماں کے بیٹے نہ پکڑ میری داڑھی، اور نہ پکڑ میرا سر!

پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ داڑھی رکھنا طریقۂ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام
کا ہے، داڑھی رکھنے کے بارہ میں حدیثیں شیعہ وسُنّی کی کتابوں میں بکثرت موجود
ہیں، مگر میں کلامِ الٰہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

شیعہ: شراب اور بھنگ کا گھوٹا مجذوبی اور فقر کا خاصہ لازمہ ہے اگرچہ بظاہر بھنگ
شراب ہے، مگر حقیقت میں دودھ ہوتا ہے۔

اہلِ سنت: کیا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی کوئی بڑھ کر فقیر ہے
جب انہوں نے شراب اور بھنگ نہیں پیا، تو آج کون شخص ہے جو ان سے بڑھ کر
فقیری دعویٰ کرے اور حرام چیز کھائے۔

خداتعالیٰ نے اپنے قرآن مجید پارہ ۷ رکوع ۲ میں فرمایا ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْآ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ.

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے پلید ہیں کام ہیں شیطان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے، پس ان سے بچو! تا کہ تم خلاصی پاؤ۔

پس جو نشہ لانے والی شئے ہے، وہی خمر ہے، وہی شراب ہے اس میں جو حرمت کی علت ہے، وہی علت بھنگ میں ہے، اس لئے بھنگ بھی حرام ہوئی۔

پارہ ۲ رکوع ۱۰ میں ہے

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ، قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرتے ہیں آپ سے جوے اور شراب کے بارے میں تو آپ فرمادیں کہ ان میں بڑا گناہ ہے۔

پس جب شراب کو جو نشہ لانے والی چیز ہے، خدا نے پلید اور گناہ فرمایا، تو اس کو پاک اور ثواب کہنے والا کیوں نہ خدا کا مخالف سمجھا جائے گا، جو خدا کی بے فرمانی کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا:

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا۔ پارہ ۲۹ رکوع ۱۱۔

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو بلاشک اس کے لئے جہنم کی آگ ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

دوزخ ہمیشہ کافروں کے لئے ہے تو گویا بھنگ شراب پینے والا کافروں کے ساتھ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

شیعہ: یہ ظاہری نمازیں پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں، یہ ملاں لوگوں نے بنائی ہیں، اصل نماز دل کی ہے۔

اہلِ سنت: یہ بات مسلّم ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا درجہ سب سے بڑا ہے۔ ان کے ساتھ نہ کوئی نبی نہ کوئی امام نہ کوئی اور مل سکتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو جب انہوں نے دلی نماز پر اکتفا نہیں کیا، یہ ظاہری نماز پڑھتے رہے، تو ان سے بڑھ کو کون ہے جو اس نماز کو ترک کرے خدا تعالیٰ اپنی کلام میں فرماتا ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. پارہ ۲۱، ع ۶.

یعنی پڑھو نماز مشرک نہ بنو!

معلوم ہوا کہ نماز کا انکار شرک ہے جس کے لئے بخشش نہیں۔

پارہ ۱۶ ارکوع ۶ میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْ م بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا.

پس ان کے بعد کچھ ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ ضائع کیا انہوں نے نمازوں کو اور پیروی کی خواہشوں کی پس قریب ہے کہ ڈالے جائیں گے دوزخ میں۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ جب لوگوں نے اپنے نفسوں کی پیروی کی بھنگ چرس میں مشغول رہے نماز ترک کر دی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

جنّتی لوگ

وہ لوگ جو جنت میں ہوں گے دوزخ دیکھنی چاہیں گے تو حکم ہوگا، کہ دیکھو جب وہ دوزخ پر آئیں گے تو دیکھیں گے وہاں وہ لوگ بھی ہوں گے جو دنیا میں مسلمان کہلاتے تھے اور اہل بیت کی محبت کا دعویٰ رکھتے تھے، جنتی لوگ پوچھیں گے۔

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ.

تم کو یہاں کون سی چیز لائی؟

،وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکینوں کو کھانا نہ دیتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ

پارہ ۲۹، سورہ مدثر۔

معلوم ہوا کہ بے نمازی کا ٹھکانا جہنم ہے،

شیعہ: ہمارے مذہب میں جُمعہ پڑھنا حرام ہے، جیسا کہ ہماری کتاب مصائب النواصب میں لکھا ہے:

فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ اَقْوَالٌ اَحَدُهَا بِالتَّحْرِيْمِ وَهُوَ قَوْلُ مُرْتَضٰى۔

یعنی نمازِ جمعہ میں تین قول ہیں ایک جمعہ حرام ہونے کا ہے وہی قول حضرت علی مرتضٰی کا ہے۔ شیعہ پلٹ حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۷۔

اہلِ سنت: افسوس نص قرآنی کا خلاف کر کے پھر بھی مسلمانی کا دعویٰ تف ایسی مسلمانی پر!

خداتعالی پارہ ۲۸، سورۃ جمعہ میں فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

اے ایمان والو جب جمعہ کی اذان ہو، تو خرید وفروخت چھوڑ کر چلے آ ؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

شیعہ کہتے ہیں کہ یہ کام جس کو خدا بہتر کہتا ہے حرام ہے، بتاؤ جو خدا کے حلال کو حرام کہے خدا کے ناجائز کو جائز کہے وہ بھی مسلمان رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

شیعہ: اہلِ سنت اہلِ بیت کے دشمن ہیں اُن کو اچھا نہیں جانتے نہ ہی معصوم جانتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں ان کا معصوم ہونا نص قطعی سے ثابت ہے،

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ...... الخ:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کر دے......

اہل سنت: یہ تمہارا کہنا سراسر جھوٹ ہے ہم تو ان کو اپنا سر تاج سمجھتے ہیں
آپ ہی لوگ ان کو برا کہتے ہو، حضرت علی بلکہ کل آلِ نبی پر الزام دیتے ہو، کہ انہو
نے اپنی تمام عمر میں حق چھپا رکھا، پہلے بھی ان کی نامردی ظاہر کی، یہ ہر کوئی جانتا ہے
حق چھپانے والا منافق ہوتا ہے، اور جو منافق کہے وہ محب کہلائے اور جو مومن
چوتھا خلیفہ مانے اس کو دشمن کہا جائے۔

آیتِ مذکورہ بالا میں لفظ اہلِ بیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازو
مطہرات کے حق میں وارد ہے، نہ کہ آلِ رسول کے حق میں، آلِ رسول تو حضور صلی ا
علیہ والہ وسلم نے دعا مانگ کر داخل کیا تھا۔

قرآن شریف کو غور سے پڑھو اور سوچو! کہ اہل بیت خدا نے کس کو کہا
پارہ ۲۱ سے ۲۲ تک پڑھو، تمام رکوعہ میں حضور کے ازواج ہی مراد ہیں، شروع آیۃ
یَآاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰو
الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا سے لے کر وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ رِزْقًا کَرِیْمًا۔ تک تلاوت کرو!

اس کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج کو مخاطب فرمایا:
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ.....اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ...... الخ

اے نبی کی عورتو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈر
رہو پس نرم نرم بات نہ کہو پھر طمع کرے گا وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے: اور با
اچھی کہو، اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو، باہر نہ نکلو جیسا کہ جاہلیت میں دستور تھا، نما
پڑھا کرو، زکوٰۃ دیا کرو، خدا اور رسول کی تابعداری کیا کرو، تحقیق اللہ یہی چاہتا ہے کہ دو
کر دے تم سے بری باتیں، اے گھر والو اور پاک کر دے تم کو پاک کرنا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر آگے فرمایا:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا.

یعنی یاد کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت، تحقیق اللہ تعالیٰ بھیدوں کا خبر رکھنے والا ہے۔

حاصل مطلب ان دونوں آیتوں کا یعنی انما یرید اللہ الخ اور واذکرن مایتلی علیکم کا یہ ہے کہ اے نبی کی بیبیو! ہم ارادہ کرتے ہیں کہ تم کو آلودگی گناہوں سے پاک رکھیں اور تم پر لازم ہے کہ جو آیتیں ہم بھیجیں ان کو اپنے گھروں میں دن رات تلاوت کیا کرو تحقیق اللہ تعالیٰ سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

- لفظ اہل بیت سے اکثر عورت ہی مراد ہوتی ہے، فارسی میں اہل خانہ عربی میں اہل بیت سے گھر کی عورت ہی مراد ہوتی ہے، پنجابی میں بھی جس کی عورت مر جائے تو کہتے ہیں کہ اس کے گھر والی فوت ہوگئی ہے، یا کوئی سائل کسی کے گھر جائے اگر اس گھر میں رہنے والا نہ ہو تو اس میں اس کی دختر یا داماد ہی کیوں نہ ہو تو یہی کہیں گے کہ گھر والی گھر نہ ہے ایسا اس آیت سے نہ حضرت علی مراد ہیں نہ حسن نہ حسین صرف آپ کی بیبیاں مراد ہیں۔

قرآن شریف

قرآن شریف میں دوسری جگہ یہاں لفظ اہل بیت آیا ہے وہاں بھی زوجہ ہی مراد ہے۔

حضرت ابراہیم علیہم الصلاۃ والسلام کی بیوی کو جب فرشتوں نے بیٹا ہونے کی خوشخبری دی تو مائی صاحبہ سائرہ نے کہا ہائے افسوس کہ میں جنوں گی، حالانکہ میں بوڑھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہے، یہ نہایت تعجب ہے، فرشتوں نے کہا:

قَالُوْآ اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ، اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. پارہ ۱۲، رکوع ۲۔

کہا فرشتوں نے: کیا تو تعجب کرتی ہے خدا کے حکم پر، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں تم پر اے گھر والو تحقیق وہی تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اس سے یہ بھی اعتراض دفع ہو گیا کہ یطھر کم مذکر کا صیغہ ہے، یہاں بھی علیکم مذکر ہی ہے مگر مراد اس سے مونث ہے۔

اس جگہ بھی لفظ اہلِ بیت سے بالاتفاق شیعہ وسنی حضرت سارہ ہی مراد ہے پھر آیت متنازعہ فیہا میں اہلِ بیت سے مراد خلاف محاورہ قرآن غیر ازواج کیوں ہو جب بیٹیاں یا نواسے یا داماد دوسرے گھروں میں رہائش کر لیتے ہیں، تو ان پر لفظ اہل بیت کا اطلاق کس طرح صحیح ہو سکتا ہے، اپنے گھر میں حضرت علی رہتے تھے، حضرت فاطمہ بھی نکاح کے بعد حضرت علی کے گھر چلی گئیں، آپ کے گھر صرف بیبیاں ہی تھیں اس لئے اہلِ بیت سے حضور کے ازواج ہی مراد ہیں۔

اگر اہلِ بیت سے پنجتن پاک ہی مراد ہیں تو بھی ان کی معصومیت ثابت نہیں ہوتی۔

کیوں کہ ایسا تو عام مومنین کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے فرمادیا ہے، پارہ ۶ ع ۶

وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.

یعنی ارادہ کرتا ہے پاک کر دے تم کو اور پوری کر دے اپنی نعمتیں تم پر تا کہ تم شکر کرو۔

جیسا کہ اہلِ بیت کے حق میں یطھرکم فرمایا: ویسا ہی عام مومنین خصوصاً خلفاء ثلٰثہ کے حق میں وارد ہوا ہے: اس میں پنج تن کی خصوصیت کیا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں اگر خصوصیت ہے تو اس میں ہے کہ اگر سادات میں سے کوئی غیر شرع کام کرے تو اس کو دوگنی سزا ہے۔ پارہ ۲۱ رکوع ۱۹، میں ارشاد ہے:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ، کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا.

اے نبی کی بیبیو! جو تم سے ظاہر بُرا کام کرے اس کو دوگنا عذاب ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔

علامہ فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں یُوں فرماتے ہیں:

دوگنا عذاب کیوں ہے؟ اس لئے کہ غیر کی زوجہ کو تو گناہ کی سزا ہے، تو زوجۂ نبی کو ایک گناہ کی دوسری حضور کو ایذا پہنچانے کی کیوں کہ ان کا گناہ کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج میں ڈالنا ہے، ایسا ہی حضور کی اولاد کے لئے ہے، کیونکہ ان کا گناہ کرنا بھی حضور کو ایذا دینا ہے۔

اِنَّ زَوْجَةَ الْغَیْرِ تُعَذَّبُ عَلَی الزِّنَا بِسَبَبِ مَافِی الزِّنَامِنَ الْمَعْصِیَةِ وَزَوْجَةُ النَّبِیِّ تُعَذَّبُ اِنْ اَتَتْ بِهٖ لِذٰلِکَ وَلِاِیْذَاءِ قَلْبِهٖ وَلِاِزْرَاءِ بِمَنْصَبِهٖ عَلٰی هٰذَابَنَاتُ النَّبِیِّ کَذٰلِکَ.

علامہ نے یہ بھی وجہ بیان کی ہے کہ غیر نبی سے اگر اس کا تعلّق ہوگا تو گویا اس نے غیر نبی کو پسند کیا، اور بہتر اور اولی جانا اور نبی کو اولیٰ جاننا چاہئے تھا اپنی جانوں سے بھی۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ.

نبی مومنوں کے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہے۔

اس لئے بھی دوگناہ عذاب ہے اس کے علاوہ اور بھی انہوں نے وجہ لکھی ہے جس سے معلوم ہوا کہ اہلِ بیت کو زیادہ خطرہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جن لوگوں کا خیال ہے کہ اہلِ بیت یا سیّد لوگ خواہ غیر شرع ہوان کو کوئی نہیں وُہ بخشے ہوئے ہیں، اس کا جواب بھی خدا نے تھوڑے ہی لفظوں میں دیدیا ہے اور فرمایا:

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا.

ہے یہ اللہ پر آسان۔

اس کے تلے امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:

اَیْ لَیْسَ كَوْنُكُنَّ تَحْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَكَوْنُكُنَّ شَرِيْفَاتٍ جَلِيْلَاتٍ مِمَّا يَدْفَعُ الْعَذَابَ عَنْكُنَّ اَلَيْسَ اَمْرُ اللّٰهِ كَاَمْرِ الْخَلْقِ حَيْثُ يَتَعَذَّرُ عَنْهُمْ تَعْذِيْبُ الْاَعِزَّةِ بِسَبَبِ كَثْرَةِ اَوْلِيَائِهِمْ وَاَعْوَانِهِمْ اَوْ شُفَعَائِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ.

تمہارا نبی کی بیوی ہونا اور شریف ہونا عذاب کو کو دور نہیں کرسکتا، یہ حکم مخلوق کی طرح نہیں ہے کہ کسی کے کہنے سے یا سفارش سے رہائی ہو جائے، ہرگز نہیں ایسا ہی ان کی اولاد کے لئے ہے۔

دیکھو حضرت نُوح جب کشتی پر سوار ہوئے اور دُعا کی کہ میرے بیٹے کو بھی یا خداوند تعالیٰ طُوفان سے بچانا۔

وَنَادٰى نُوحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ

یعنی میرا بیٹا میری اہلِ بیت ہے۔

تو خدا تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ. پارہ ۱۲ ع ۳۔

یعنی تیرا اہل بیت نہیں کیوں کہ اس کے عمل اچھے نہیں۔

اِس سے مَعلُوم ہوا کہ اہلِ بیت یا آلِ رسول اگر بُرے عمل کرے تو اس کو دوگنی سزا ہے، اس کو حسب نسب کوئی فائدہ نہ دے گی ہاں اگر عملِ صالح کریں تو ان کو دوگنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثواب ہوگا۔ شروع پارہ ۲۲۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا.

یعنی جو تم میں سے خدا اور رسول کی تابعداری کرے اور نیک عمل کرے اس کو دوگنا ثواب ہم دیں گے اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کی ہوئی ہے۔

اور کوئی یہ کہے کہ اہلِ بیت پنجتن اور ان کی اولاد ہی مُراد ہے ان کو طہارت حاصل ہو چکی ہے تو میں کہتا ہوں کہ اگر یہی مان لیا جائے تو لازم آئے گا کہ سیّد جو بھی ہو گناہوں سے پاک ہو، ان میں نجاست کُفر و شرک وغیرہ کی نہ ہو مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی کہتا ہے کہ میں اہلِ بیت اور سیّد ہوں اور اس کی یہ حالت ہے کہ نہ نماز ہے نہ روزہ، بھنگ اور چرس خُوراک ہے۔ بتاؤ خدا کو سچا سمجھا جائے جو یہ فرماتا ہے: میں نے ان سے نجاستیں دُور کر دی ہیں، یا اس نام کے سیّد کو سیّد مانا جائے جس میں غیر شرع ہونے کی نجاست مَوجُود ہے؟ نہیں خُدا ہی سچا ہے وُہ شخص جُھوٹا ہے، سیّد نہیں۔

خُود شیعوں کی کتاب معانی الاخبار صفحہ ۲۶ میں موجود ہے:

مَنْ كَانَ مِنَّا فَلَمْ يُطِعِ اللّٰهَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

یعنی امام رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو سیّد ہو کر خُدا کا تابع نہیں وُہ ہم میں سے نہیں ہے۔

عمدۃ البیان صفحہ ۲۰۷ امام علی بن موسیٰ رضا سے ہے:

وہ سیّد جس میں نُورِ فاطمہ روشن ہے اور تخمِ حسین سے پُرنُور ہے وُہ اصلی سیّد ہے نہ آگ میں جلے گا، نہ جنگل میں شیر و چیتا و ہاتھی خواہ کتنا بھی بھُوکا ہو گا کھائے گا، جس کو کھا جائے وُہ سید نہیں آج کل کے سیّدوں کو تو مکھیاں دَم نہیں لینے دیتیں، اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصل میں فرق ہے، یہاں بالاتفاق نجاست عقائد کی ہے جس کا عقیدہ اہلِ سنت ہو وہی سیّد لائقِ تعظیم ہے، اگر اس کا عقیدہ شیعہ مذہب ہو علی کو تمام انبیاء سے افضل مانتا ہو، بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدا مانتا ہو، وہ کسی صورت میں سیّد نہیں ہو سکتا، مقولہ شیعہ ۔

کوئی مولا کہیں اور کوئی خدا کہتے ہیں
یا علی جو تمہیں کہتے ہیں بجا کہتے ہیں
کیوں کر کہے نہ قوم نصاریٰ خدا علی
رکھتے ہیں اختیارِ بقاؤ فنا علی

(شیعہ پلٹ حصہ دوم صفحہ ۱۰)

اصولِ کافی صفحہ ۱۰۱ میں لکھا ہے:

امامت نبوت سے افضل ہے، حضرت ابراہیم کو نبوت ملی اس کے بعد امامت ملی اس سے ثابت ہوا کہ درجہ امامت درجہ نبوت سے بڑھ کر ہے۔

شیعوں کی کتاب انوار الہدیٰ مطبوعہ یوسفی دہلی صفحہ ۹۳ پر لکھا ہے:

شبِ معراج میں رسولِ خدا سیر کرتے ہوئے، ایک موقعہ آسمان پر پہنچے، وہاں ایک شیر تھا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگوٹھی شیر کے منہ میں دے دی، جب آپ قابِ قوسین میں شیر برنج کھانے لگے تو ہاتھ خدا کی طرف سے نکلا، اس ہاتھ میں وہی انگوٹھی جو شیر کے منہ میں دی تھی پہنی ہوئی نظر آئی، جب آپ زمین پر آئے تو حضرت علی کو دیکھا وہی انگوٹھی ان کے ہاتھ میں ہے اُسی دن سے آپ کا لقب اسد اللہ ہوا جس سیّد کا یہ عقیدہ ہو وہ ہرگز سیّد صحیح النسب نہیں ہے، اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔

شیعہ: ہمارا وجود قدیم سے ہے تمام پیغمبر شیعہ تھے۔ آدم۔ نوح۔ عیسیٰ۔ ابراہیم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موسیٰ۔ سب شیعہ تھے، رسولِ پاک بھی شیعہ تھے۔

اہلِ سنت: توبہ کرو کوئی پیغمبر شیعہ نہ تھا، بلکہ شیعوں کی ہدایت کے لئے وہ آئے تھے۔

خدا تعالیٰ اپنی کلام پاک پارہ ۱۴ رکوع ۱ میں فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ۔

ہم بھیج چکے ہیں رسول تم سے پہلے اگلے شیعوں میں۔

اِس سے معلُوم ہوا کہ انبیاء خُود شیعہ نہ تھے بلکہ شیعوں کو اسلام سکھانے کے لئے آئے تھے، حضور علیہ الصلاۃ وسلام کو خُدا نے خاص کر فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ۔

جنہوں نے دین میں تفرقہ ڈال دیا اور شیعہ ہو گئے (اے محمد) تو ان میں سے نہیں ہے۔

جب خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ تُم شیعوں میں سے نہیں ہو، تو پھر ان کو شیعہ کہنا کس قدر توہین ہے، اللہ تعالیٰ ہدایت کرے شیعوں کو اتنی سمجھ نہیں کہ شیعہ خارجی کا وجُود تو اس وقت سے ہے جب بقول ان کے غصبِ خلافت ہوا۔

خارجی اور رافضیوں کی پہچان

جو لوگ تین یاروں کو مانتے اور ایک حضرت علی کو نہیں مانتے وہ خارجی کہلاتے ہیں، جو ایک حضرت علی کو مانتے اور تین کو نہیں مانتے وہ شیعہ اور رافضی کہلاتے ہیں۔

پھر پیغمبروں نوح، ابراہیم، مُوسیٰ، کا شیعہ ہونا چہ معنی دارد، جب نہ حضرت تھے نہ باقی یارانِ نبی اور حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر شیعہ ہوتے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تینوں یاروں کو ان کے دربار میں جگہ کا ہے کو ملتی، وہ رسول کے شام وسحر کے رفیقِ سفر اور حضر کے ہمدم کیوں ہوتے، حضور ان کو بیٹیاں نہ دیتے نہ ان کی بیٹیاں لیتے یہ تو فیصلہ ہو گیا کہ آپ شیعہ نہ تھے ورنہ ان کے مشیر کار کسی امر میں معین ومددگار نہ بنے رہتے، ان کے پیچھے نماز یں نہ پڑھتے، غنائم سے حصہ نہ لیتے، اپنے فرزندوں کے نام ان کے ناموں پر نہ رکھتے اپنی بیٹی اُم کلثوم خلیفۂ دوم حضرت عُمر رضی اللہ تعالی عنہ کے نِکاح میں نہ دیتے اُن کی مدح وتوصیف میں رطب اللسّان نہ رہتے۔

غرض یہ کہ دربارِ مُرتضوی میں بھی دربارِ مُصطفوی کی طرح شیعیت کو جگہ نہ ملی بلکہ آپ مجمعِ عام میں برسرِ منبر اصحابِ رسول کی تعریف کر کے شیعیت کی مذمت فرماتے رہے ہر چند تلاش کرو شیعت کا سراغ چلتا ہے تو اسی ابنِ سبا سے جس کو جنابِ امیر علیہ السّلام نے دھکیل کر مدینۂ رسول سے نکال دیا تھا اور مُلک بملک مارا مارا پھرتا رہا

اب ہم قرآن شریف کی طرف رُجُوع کرتے ہیں، کہ قرآنِ مجید میں شیعیت کی نسبت کیا فیصلہ ہوا شیعہ بڑا ناز کیا کرتے ہیں کہ ہمارا نام قرآنِ مجید میں بھی ہے لیکن سنیوں کا نام ونشان قرآن میں نہیں ملتا، یہ معلوم نہیں کہ قرآن میں جہاں کہیں لفظ شیعہ لکھا ہے مُراد اس سے کفّار اشرار ہیں۔

پس آؤ قرآن پاک کی ورق گردانی کریں، پھر شیعہ تفاسیر سے اس کا معنی تلاش کریں شاید شیعہ حضرات میں سے کسی کو سمجھ آئے کہ یہ منحوس نام قرآن میں نیکوں کی بجائے بدوں کے حق میں استعمال ہوا ہے۔

لفظ شیعہ کی مذمت قُرآن میں۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَافِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَھْلَھَا شِیَعًا. پارہ ۲۰ رکوع ۳

فرعون نے زمین میں غرور کیا اور کر دیا ان کے رہنے والوں کو شیعہ شیعہ اور شیعہ، فرعونی رعیت کا نام ہے، جس کا سر کردہ فرعون ہے: شیعو مبارک ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ پارہ ۸ دوسرا پاؤ۔

یعنی جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہو گئے وُہ شیعہ شیعہ، اے میرے حبیب تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

،شیعہ کی مستند تفسیر عمدۃ البیان جلد پہلی صفحہ ۳۷۹، میں اس کا خلاصہ یہ لکھا ہوا ہے کہ اس جگہ شیعہ شیعہ کا لفظ یہود و نصاریٰ وغیرہ کُفّار پر استعمال ہوا ہے۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا. پارہ ۷ پاؤ ۳،

اللہ اس بات پر قادِر ہے کہ بھیجے تم پر عذاب اُوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تم شیعہ شیعہ ہو جاؤ!

آپس میں لڑائے ،یعنی ایسے عذاب میں اللہ تم کو خراب کرے عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۳۵۳ میں ہے کہ یہاں شیعہ شیعہ کا لفظ شریروں میں فتنہ بازوں اور فسادیوں پر استعمال ہوا ہے۔

وَتَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا. ،پارہ ۲۱ ع،۶

یعنی نہ ہو تم مشرکوں سے جنہوں نے تفرقہ ڈال دیا اپنے دین میں اور ہو گئے شیعہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ شیعہ مشرک لوگ تھے۔

كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ،اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ. ،پارہ ۱۲ ع،۱۱ ،

یعنی ایسا کیا گیا اگلے شیعوں کے ساتھ بیشک وہ سخت شک میں تھے، یہاں بھی ان کافروں کو شیعہ کہا گیا ہے جو کعبہ کو گرانے آئے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ. ،پارہ ۲۷ ع، ۹

البتہ ہم نے اگلے شیعوں کو ہلاک کر دیا تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا

اشیاع جمع شیعہ کی ہے، اس آیت میں بھی پہلے کافروں کو شیعہ کہا گیا ہے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا. ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا. ،پارہ ۱۶ ع، ۷.

پس قسم ہے تیرے رب کی البتہ ہم ان کا اور شیطانوں کا حشر کریں گے، پھر ان کو کنارے دوزخ کے زانوں کے بل لائیں گے پھر ضرور کھینچ لائیں گے ہر شیعوں سے جو ہوگا، بہت سخت خدا پر سرکشی کی راہ سے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ شیعوں کا حشر جو کافر تھے شیطانوں کے ساتھ ہوگا یہی خدا کے بے فرمان ہیں خدا تعالیٰ ایسے گروہ سے بچائے، آمین۔

ان تمام آیات میں لفظ شیعہ کا اطلاق کفار مشرکین، فتنہ باز، فسادیوں، یہود و نصاریٰ سرکش شیطان صفت گروہ پر ہوا ہے، پھر شیعہ خود ہی غور کریں کہ کیا وہ اس لفظ کا مصداق بننا چاہتے ہیں، لفظ شیعہ پر ناز ہے تو لیجئے ان آیات کا مصداق بننا گوارہ کیجئے، آخر قرآن کے لفظ تو ہیں، بقول شخصے

کعبے سے اِن بُتوں کو بھی نسبت ہے دُور کی
گو واں نہیں پر واں سے نکالے ہوئے تو ہیں

ان دو آیات میں لفظ شیعہ کا اطلاق بظاہر اچھے معنے میں نظر آتا ہے جس سے شیعہ اپنی قدامت پر استدلال بھی کیا کرتے ہیں۔

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ. (پارہ ۲۰، پاؤ ۲)

یہ اس کے گروہ سے ہے اور یہ اس کے دشمنوں سے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیعہ کہتے ہیں کہ یہاں شیعہ کا معنی دوست و رفیق ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے رُفقاء کو بھی شیعہ کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ محض شیعہ کی خُوش فہمی اور عدم تدبُّر فی القرآن کا نتیجہ ہے۔ وُہ پہلا شخص گو حضرت موسیٰ کے قبیلہ بنی اسرائیل میں سے تھا، مگر منافق و مشرک تھا، اور اسی گروہ میں سے تھا، جو اس سے پہلی گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوئے تھے بلکہ مُفَسِّرِین فرماتے ہیں کہ اسی کا نام سامری تھا جو گوسالہ پرستوں کو اُستاد تھا یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے پہلے دن بھی اسی شیعہ کو لفظ مُجرمین میں شمار کیا۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ.

موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا اے رب جیسا تُو نے مجھ پر فضل کیا پھر میں کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ ہوں گا۔

یعنی مَیں نے ایک مفسد بدکار کی مدد کر کے ایک جان کو ضائع کیا ہے، پھر ایسا کبھی نہ کروں گا پھر دوسرے دن تو اس کی نسبت صاف صاف فرمادیا:

اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ.

یعنی تو ایک مفسد بدخواہ بظاہر گمراہ ہے۔

پھر یہاں بھی لفظ شیعہ کا اطلاق اچھے شخص پر نہیں، بلکہ بُرے شخص پر اطلاق ہوا ہے یہ شخص موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا دوست نُما دشمن مُنافِق تھا جس کی وجہ سے آپ کو شہر چھوڑ کر مدین کی طرف بھاگ جانا پڑا بڑی صعوباتِ سفر برداشت کرتے ہوئے، ایک نیک مرد شعیب کے ہاں جا کر پناہ لی، کئی سال اپنے وطن سے جلاوطن رہے غرض اس آیت سے بھی شیعہ کا مُدّعا پُورا نہیں ہوتا، بلکہ ان کی تردید ہوتی ہے۔

(۲) وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ. پارہ ۲۳، ع ۶۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے گروہ میں سے تھا ابراہیم جب کے آیا رب اپنے کی طرف سلامت
دل لے کر۔

شیعہ کہتے ہیں کہ یہاں شیعہ کا لفظ ابراہیم پیغمبر پر اطلاق ہوا ہے، اور ابراہیمؑ
شیعہ تھے لیکن یہ بھی ان کی خوش فہمی اور قرآن دانی کا نتیجہ ہے، معنی آیت کا یہ ہے کہ
ابراہیم کا تولّد قوم شیعہ کفّار میں ہوا جس سے نکل کر آپ اپنے رب کی طرف صاف دل
ہو کر آ گئے۔ یہ پڑھو!

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ آذَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا آلِهَةً اِنِّيْ اَرٰكَ وَ
قَوْمَكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.

جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آذر سے کیا تم بتوں کو اپنا معبود بناتے ہو
میں دیکھتا ہوں تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود شیعہ نہ تھے، بلکہ یہ ہے کہ قوم شیعہ اور قوم
کفّار سے نکل کر آپ ہدایت یافتہ ہو کر اپنے رب کے پاس آ گئے جو نوحؑ کے مخالف
گمراہ قوم چلی آتی تھی، اور نوحؑ کے وعظ و نصیحت سے ان کو کچھ اثر تک نہ ہوا تھا یہ اس
آیت کی تصدیق ہے، جس کا مضمون ہے:

اے رسول! ہم تجھ سے پہلے اگلے شیعوں میں بھی رسول بھیج چکے ہیں جو
پیغمبروں کو ایذا پہنچاتے تھے۔

یہ دونوں آیتیں بھی پہلی آیات کی طرح شیعہ کے سخت مخالف ہیں، ہاں ان کی
تفسیر کا فرق ہے۔

ہرگز نہ ہوئے مغزِ سخن سے آگاہ ❁ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

شیعہ کہتے ہیں کہ سُنّیوں کا قرآن میں کہیں ذِکر ہی نہیں، اس لئے ہم لفظ
سُنّت کی قرآن میں تلاش کرتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن میں لفظ سُنّت

یُرِیْدُاللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ وَیَھْدِیَکُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ...... الخ

اِرادہ کرتا ہے اللہ کہ بیان کرے تمہارے لئے اور ہدایت کرے تم کو ان لوگوں کے طریقوں کی جو تم سے پہلے ہوئے (پیغمبروں کی سُنّت)۔

سُنَّۃَمَنْ قَدْاَرْسَلْنَاقَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَاوَلَاتَجِدُلِسُنَّتِنَاتَحْوِیْلًا. پارہ ۱۵، ع ۷،

یعنی طریقہ سنت ان رسولوں کا ہے، جو ہم نے پہلے بھیجے ہیں تجھ سے اور نہ پائے گا تو ہماری سنت میں تفاوت ایک جگہ۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِنَاتَبْدِیْلًا، پارہ ۲۶ رکوع ۱۰ آیا ہے

یعنی نہ پائے گا تو ہماری سنت کو بدلتا۔

پس قرآن شریف سے ثابت ہو گیا کہ لفظ شیعہ کا استعمال کافر، مشرک، مجرم غوی، بے فرمان، ٹھٹھاباز، رعیتِ فرعونؑ دینِ حق سے برطرفؑ پیغمبروں سے جُدا شُدہؑ رسُول سے بے زارؑ بدمذہبؑ فرعون پر ہوا ہے۔

اور لفظ سنت قرآن شریف میں انبیاء کے طریق پر استعمال ہوا ہے، پس ثابت ہوا کہ اہل سنت انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیمات کے طرق پر ہیں، اور شیعہ کافر مشرک فرعون کے طریق ہیں۔

تعزیہ پرستی

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْافِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًابَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ. فَرِحِیْنَ بِمَآ آتَاھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِنْ خَلْفِھِمْ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ. پارہ ۴ ع ۷،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مت گمان کرو تم ان لوگوں کو جو خدا کے راستہ پر قتل ہوئے ہیں مُردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں، خوش ہیں ساتھ اس کے جو دیا اللہ نے ان کو اپنے فضل سے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ ان کے جو ابھی نہیں ملے ان سے پیچھے سے اس لئے کہ نہ ان کو ڈر ہے اور نہ غم کھاتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ شہید لوگ کھاتے پیتے اور خوشیاں کرتے ہیں کسی طرح کا غم و فکر نہیں، اسی طرح امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خوش و خرم ہوں گے کھاتے پیتے ہوں گے کیوں کہ وہ بھی شہید ہوئے ہیں، اور جب وہ خوش و خرم ہیں کھاتے پیتے ہیں، تو پھر ان کا ماتم کرنا کیسا، اصل بات یہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوش رہنا کھانا پینا اُن کو نہیں بھاتا، اسی واسطے یہ روتے چلاتے ہیں کہ ہائے یہ کیوں کھاتے پیتے اور خوش ہیں۔

جب خدا کہتا ہے کہ شہید زندہ ہیں، ان کو مُردہ نہ کہو تو پھر زندوں پر کیوں ماتم کیا جائے ہاں ان کی زندگی کا تمہیں علم نہیں: سو اس کو یوں سمجھو کہ جیسے، کوئی تمہارا قریبی دُور دراز ولایت چلا گیا ہو اور تم کو بڑا معتبر آدمی کہے کہ وہ قریبی تمہارا زندہ اور عیش عشرت میں ہے تو اس کو سُن کر تم کسی اس کی پہلی مصیبت کو یاد کر کے ماتم نہ کرو گے، بلکہ اس کی مصیبت دور ہو جانے اور راحت حاصل ہونے پر خوش ہو گے ایسا ہی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھو!

یا اس کی مثال یوں سمجھو کہ کسی کا دوست رجب کی ۴ تاریخ کو بیمار ہوا ہو یا ایذاء پائی ہو پھر تھوڑے عرصہ کے بعد اس کو خدا نے کلی صحت عطاء کی ہو پھر یہ کہ نعمت کھانے پینے لگ جائے کوئی درد و غم اس کو نہ ہو زندگی نہایت چین میں بسر کرتا ہو، پھر اس کا دوست ہر چار تاریخ رجب کو سوگ کرے سمجھانے پر بھی نہ سمجھے تو اس کو پاگل کہا جائے گا یا نہ؟ ضرور کہا جائے گا، وہ دیوانہ ہے کیوں کہ گو اس کو تکلیف رہی مگر اب صحت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب ہے، پھر سوگ کیسا ایسا ہی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانو!

اسلام میں پہلا واقعہ وفاتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے مگر نہ اہلِ بیت نے نہ صحابہ کرام نے نوحہ کیا، نہ سینا کوبی کی نہ مرثیہ خوانی کی پھر اس کے بعد جنابِ علی کو نہایت بیدردی سے مسجد میں شہید کیا گیا، حسین نے ان کا ماتم نہ کیا نہ کوئی مجلسِ ماتم کی پھر امام حسن زہر سے شہید ہوئے حسین نے کوئی مجلسِ ماتم نہ کی نہ تعزیہ بنایا حضرت آدم سے لے کر رسولِ پاک تک نہ تعزیہ بنا نہ مہندی نہ دلدل حالانکہ کئی نبی کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ. پارہ ا رکوع ۶۔

ناحق نبیوں کو قتل کرتے۔

نہ کسی پیغمبر کی امت نے ایسا اکھاڑا بنایا ڈھول طنبو باجے وغیرہ اکٹھا کیا، نہ مرثیہ پڑھا نہ کاغذ نہ بانس کی مورتیں بنائیں، نہ ان پر چڑھے چڑھائے، جب کسی نے یہ کام نہیں کیا تو پھر ایسا کام کیوں نہ بدعت ہوگا؟

اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسی کوئی گھوڑے کی تصویر بنا کر پھر اس کے آگے چارہ ڈالے، یونہی شیعہ لوگ اپنے اماموں کی تصویریں بنا کر چڑھاتے ہیں ماتم اس کا ہوتا ہے جو نہایت رنج اور عذاب میں ہو پوشیدہ نہیں ہے کہ یزید سخت عذاب میں ہوگا، سوائے غم کے کوئی خوشی کا سامان نہ ہوگا، اب تعزیہ نکالنے والے یزید کو عذاب میں جان کر صبر نہ کر سکے، گریہ وبکا شروع کرنا اپنا معمول بنا لیا یہ کیوں اس لئے کہ ان کی یزید کے ساتھ محبت ہے، اگر محبت نہ ہوتی تو یزید کی پیروی نہ کرتے یزید نے پہلے یہ کام خود کیا سر امام حسین کا کٹا ہوا دیکھ کر کوفے والوں نے بڑی خوشی کی سر مبارک ایک تابوت میں رکھ کر خاطر انعام سب کے سب ڈھول اور باجے بجاتے گھوڑے سنگارے ہوئے ٹلیاں کھڑکاتے خوشیاں کرتے ہوئے یزید کے پاس پہنچے یزید ایک مجلس قائم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کے تخت پر بیٹھا ناچ اور نقلیں شروع ہوئیں اتنے میں سر مبارک حاضر کیا گیا بڑے قریشی اُمراء بھی مجلس میں موجود تھے، سر مبارک دیکھ کر سب کے سب چیخنے چلانے لگے سینہ کوبی شروع کی یزید نے بھی رونا شروع کر دیا اور شمر کو بلا کر غصہ ہوا اور کہا تم خدا کی لعنت ہو اے بدکار تو نے ظلم کیا اگر تمہارے میں قرابت ہوتی تو ایسا ظلم کرتا ابن زیاد جو لشکر کا افسر تھا اس کو قتل کرا دیا، غرضیکہ اس نے اہل بیت کی بہت تعریف کی مرثیہ پڑھے اب بھی جو کوئی مثل ہنوداں جو دہلسر کا تابوت بناتے ہیں اور رام لچھمن کا سوانگ بناتے ہیں تعزیہ نکالے گا یزید ہی کہلائے گا، مسلمانو! ایسے واہیات کام سے بچو!

بت پرستی

بت پرستی ایسا عمل ہے جس کو خدا نے جا بجا منع فرمایا ہے بت وہی کہلائے گا، بت وہی ہوتا ہے، جو جاندار چیز کی شکل ہو جیسے سامری نے بچھڑا بنایا۔

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ. پارہ ۹ ع ۶۔

بنالیا موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے زیور سے شکل بچھڑے کی وہ آواز بھی کرتا تھا، معبود جو نہ کلام کرتا اور نہ راہ دکھاتا تھا وہ ظالم۔

پھر آگے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ...... الخ:

یعنی جن لوگوں نے پکڑ لیا بچھڑے کو ان کو پہنچے گا غضب ان کے رب کا۔

دیکھو جنہوں نے مجسم مورت بنائی اس کو ماننا شروع کیا تھا، خدا نے ان کو ظالم قرار دیا ان پر غضب نازل کیا، ایسا ہی جو تعزیہ بنائے گا اہل بیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاشیہ:۔ ا شیعوں کی اخبار ماتم صفحہ ۹۶۷،

۲ اخبار ماتم صفحہ ۹۶۷

۳ جلاالعیون صفحہ ۴۔ واخبار ماتم صفحہ ۹۶۷

۴ اخبار ماتم صفحہ ۱۰۰۷

۶ اخبار ماتم صفحہ ۱۰۰۲۔

کی مجسم مورتیں بنائے گا وہ سامری کا مُتبعؒ ظالم مغضوب علیہ میں سے ہوگا،

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ واپنی قوم کو مُورتوں سے منع کیا تھا۔

وَاِذْقَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ مَاھٰذَا التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَھَاعَاکِفُوْنَ. پارہ ۱۷ ع ۴،

کہ یہ نقلی بت ہیں جن کے اِردگرد تم منہ کئے ہوئے ہو۔

تعزیہ محرم خالی از مقبور ہونے میں جُھوٹھی قبر ہو کر بوجہ محرم پرستوں کے اپنے اردگرد اعتکاف نشینی کی صُورت میں مثالِ بت ہیں یعنی جُھوٹی نقل۔

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْاِسْلَامِ، شیعوں کی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ ۶۰ جلد ۱۔

یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے قبر بنائی نئی پہلے وہ قبر نہ تھی بغیر مُردہ کے یا مثال بنائی قبر پس وہ خارج ہوا اسلام سے۔

یہ سب کو یاد ہے کہ تعزیہ میں مُردہ نہیں ہوتا، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا فیصلہ بھی منظور نہ کیا تو پھر ان کے شیدائی منکرِ علی کیوں نہ ہوں گے، تعزیہ بانس اور کاغذ کا دو منزلہ یا چار منزلہ مصنوعی مقبرہ بنانا بہ فیصلہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اسلام سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خارج ہوتا ہے،،

دوسری حدیث

دوسری حدیث بھی سنئے آپ نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ وَّهُوَ عَلَيْهِ اللَّعْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

یعنی جو ایسی قبر کی زیارت کرے جس میں مُردہ نہیں اُس پر خدا کی لعنت ہے قیامت تک۔

یہ پوشیدہ نہیں ہے کہ تعزیہ ایک ایسی قبر ہے جس میں مُردہ نہیں ہے اِس میں امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ موجود نہیں ہیں پس ایسے مقبرہ کی جس کو تعزیہ کہتے ہیں، زیارت کرنی مُوجبِ لعنت ہے، مسلمان بے چاروں کو اتنی خبر نہیں کہ ہم کس قدر گناہِ عظیم کررہے ہیں: مسلمانو! بچو! تعزیہ بنانا تو ایک طرف اس کا دیکھنا بھی سخت گناہ ہے

اب میں رسالہ کا پہلا حصہ ختم کرتا ہوں انشاء اللہ دوسرا حصہ بھی جلدی تمہارے ہاتھوں میں ہے، دوسرے حصہ میں فضائل اصحابِ ثلثہ وخلافتِ آں وباغِ فدک ودیگر شبہاتِ شیعہ کا جواب لکھا ہے۔

تمت بالخیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari